6657 ـ كيا داڑھی کی كوئی مستحب لمبائی پائی جاتی ہے ؟

سوال

كيا نبی كريم صلی اللہ علیہ وسلم سے داڑھی کی كوئی مستحب لمبائی وارد ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

داڑھی كے ليے مستحب لمبائی يا داڑھی كی كوئی حد نہيں پائی جاتی، كيونكہ اس كے متعلق نبی كريم صلی اللہ وسلم سے وارد نہيں، بلكہ صرف اسے اپنی حالت ميں باقی ركھنا ہی ثابت ہے.

امام مسلم رحمہ اللہ نے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روايت كيا ہے كہ:

" نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم كی داڑھی كے بال بہت زيادہ تھے "

صحيح مسلم حديث نمبر (2344).

اور نسائی شريف ميں براء رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے كہ:

" نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم بہت زيادہ گھنی داڑھی والے تھے"

اور ايك روايت ميں ہے:

" كثيف اللحية "

اور ايك روايت ميں " عظيم اللحية " كے الفاظ ہيں.

سنن نسائی حديث نمبر (5232).

بعض اہل علم نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما كے فعل كی بنا پر ايك مٹھی سے زيادہ كے بعد كاٹنے كی اجازت دی ہے، اور اكثر علماء كرام اسے مكروہ سمجھتے ہيں، اور يہی زيادہ بہتر بھی ہے كيونكہ نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم سے ايسا ثابت نہيں، جيسا كہ اوپر بيان بھی ہو چكا ہے.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اور مختار یہی ہے کہ داڑھی کو اپنی حالت پر چھوڑ دیا جائے، اور اسے کچھ نہ کہا جائے، اور ا سکا بالکل کوئی بال نہ کاٹا جائے. اھـ

دیکھیں: تحفۃ الاحوذی (8 / 39).

اور جس حدیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی کے طول و عرض میں سے کاٹا کرتے تھے "

یہ حدیث موضوع اور مکذوب ہے، اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا.

دیکھیں: العلل المتناھیۃ ابن جوزی (2 / 686).

اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

یقینا تمہارے لیے رسول (کریم صلی اللہ علیہ وسلم) میں بہترین نمونہ ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے الاحزاب (21).

اور ايك مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان کچھ اس طرح ہے:

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں جو کچھ دیں اسے لے لو، اور جس سے روکے اس سے رك جاؤ الحشر (7).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

داڑھی کی حد جیسا کہ اہل لغت نے بیان کیا ہے: وہ چہرے اور دونوں جبڑوں اور رخساروں پر اگے ہوئے بال ہیں.

یعنی دوسرے معنوں میں یہ کہ جو بال بھی رخساروں، اور جبڑے کی ہڈي اور تھوڑی پر ہیں وہ داڑھی میں شامل ہیں، اور ان بالوں میں سے کوئی بال بھی کاٹنا معصیت و نافرمانی میں شامل ہوتا ہے.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

" داڑھیوں کو معاف کر دو .... "

اور ايك حديث ميں فرمايا:

" داڑھيوں كو بڑھاؤ اور لمبا كرو اور لٹكاؤ "

اور ايك روايت ميں فرمايا:

" داڑھيوں كو وافر كرو "

اور ايك روايت ميں فرمايا:

" داڑھيوں كو پورا كرو "

يہ سب اس كى دليل ہے كہ داڑھى ميں سے كچھ بھى كاٹنا جائز نہيں، ليكن معصيت و نافرمانى كے درجات ہيں، لہذا داڑھى منڈوانا داڑھى كٹوانے سے بڑى معصيت و نافرمانى ہے، كيونكہ يہ كاٹنے سے واضح اور بڑى مخالفت ہے. اھـ.

مزيد تفصيلات كے ليے آپ سوال نمبر (1189) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

واللہ اعلم .